صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی مثالی زندگیوں کے سبق آموز پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں مصنف کتاب نے اپنے ابتدائیہ میں لکھا ہے:۔

صحابہ کرام کے کمالات بے شمار ہیں۔ ان کی سیرت کے گوناگوں پہلو ہیں۔ ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ مجھے ان اوراق میں ان کے ہر جزئی واقعہ سے بحث کرنی نہیں ہے میں تو صرف انقلاب حق برپا کرنے کی روح کا سراغ لگانا چاہتا ہوں تاکہ دنیا میں اقامت دین کے لیے جو جد و جہد کی جائے اور ہمہ جہتی انقلاب لانے کی سعی کی جائے تو ان ہی خطوط پر کام ہو اور وہی کردار ادا کیا جائے جن پر اسلام کی یہ پہلی انقلابی جماعت کام کر چکی ہے۔ دنیا میں جب کبھی نظام حق برپا ہو گا تو یہی نمونۂ عمل ہمارے لیے کارآمد ثابت ہو گا۔ اور انھیں کی زندگیاں ہمارے لیے مشعلِ راہ ہو سکتی ہیں۔ (صفحہ ۱۲،۱۳)

مولانا پرواز اصلاحی منجھے ہوئے قلم کے ساتھ ادب کا انتہائی صاف ستھرا اور نفیس ذوق رکھتے ہیں۔ ان کے پرکار قلم نے ان کتابوں کے پیش نظر مقصد کا حق ادا کر دیا ہے۔ زبان کی دلکشی اور اسلوب کی ندرت کے ساتھ چونکہ مصنف کی دلی کیفیات بھی ان میں بھرپور طور پر شامل ہیں، اس لیے پڑھنے والے پر اپنا اثر ڈالتی ہیں۔ ان کا ہر عنوان جذبات میں گرمی اور ایمان میں حرارت پیدا کرتا ہے۔ اور انہی سانچوں میں اپنے آپ کو ڈھالنے کے لیے دل میں ایسی بے چینی ہوتی ہے جو کہیں تھمنے کا نام نہیں لیتی۔ کتاب کا ہر صفحہ قاری کی آتش شوق کو تیز سے تیز تر کر رہا ہے۔

صفحہ ۷۸ 'اطلبوا العلم من المھد الی اللحد' کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کہا گیا ہے۔ جبکہ یہ حدیث نہیں کسی کا مقولہ ہے۔ صفحہ ۱۰۶ 'رکوع و سجدہ میں اتنی تاخیر کرتے تھے کہ دیکھنے والوں کو شبہ ہوتا کہ وہ بھول گئے۔ اس کی جگہ رکوع و سجدہ اتنا طویل کرتے تھے'، ہوتا تو بہتر تھا۔ لفظ تاخیر اشتباہ پیدا کرتا ہے۔

کتاب کی تصحیح کا اہتمام بھی جیسا ہونا چاہیے نہیں ہو سکا ہے۔ 'نظام حق کے معمار' صفحہ ۵۹ پر حدیث نقل کی گئی ہے حتی اکون من اھلہ ومالہ اس میں اکون کے بعد 'احب الیہ' چھوٹ گیا ہے۔ صفحہ ۷۵ سورۂ حدید کی آیت کے اعراب نہیں لگے ہیں۔ ۹۷ من ذا الذی اور ۱۰۲ محمد رسول اللہ صحیح نہیں چھپا ہے۔ صفحہ ۱۱۱ کما استخلف

الـذین من قبلھم، آیت کریمہ کے یہ الفاظ چھپنے سے رہ گئے ہیں۔ صفحہ ۱۳۶ ا
اس معاہدے کے حب جب، غالباً بموجب حب، ہوگا۔ ۱۵۷ا۔ دھوپ سے بچیں غالباً
نہ چھوٹ گیا ہے۔ ۱۴۲ تامل نہ لیا۔ تامل نہ کیا ہوگا۔ صفحہ ۸، اسی کارہائے عظیم، ان ہی ہوگا۔
صفحہ ۱۲۲ا۔ حضرت عثمان گرچہ طبعا بہت نرم تھے ...... لیکن ملکی معاملات میں انھوں نے تشدد،
اختساب اور نکتہ چینی کو اپنا طرزِ عمل بنایا۔ تشدد اور نکتہ چینی کے الفاظ مناسب نہیں معلوم
ہوتے۔ صفحہ ۱۴۶ا۔ صف کی ہمواری کی جگہ "درستگی" زیادہ مناسب ہوگا۔ اسی طرح صفحہ
۱۲۸ا پر "لاوارث بچے جو کہیں پڑے ہوئے ملیں، ان کے سلسلے میں حضرت عمرؓ کا یہ حکم کہ ان
کے مصارف کا ذمہ دار بیت المال ہوگا۔ موطا امام مالک کے حوالہ سے اس کی یہ تفصیل کہ
"چنانچہ یہ وظیفہ سو درہم سے شروع ہوتا تھا پھر سال بہ سال اس میں ترقی ہوتی جاتی تھی"۔ غالبا
موطا کی کسی شرح یا کسی دوسرے ماخذ سے لی گئی ہوگی۔ موطا میں صرف بیت المال کے ذمہ دار
ہونے کا ذکر ہے: وعلینا نفقتہ (کتاب الاقضیۃ، القضاء فی المنبوذ: ۱۱۸/۲) اس
صورت میں صرف موطا کا حوالہ اشتباہ پیدا کر رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مولانا پرواز اصلاحی کی یہ دونوں کتابیں سیرت سازی اور ذاتی
تربیت کے لیے بے حد مفید ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترم مصنف کے قلمی فیضان کو تادیر جاری
رکھے۔ آخر الذکر کتاب پر مولانا حکیم مختار احمد صاحب اصلاحی کا تعارف بھی خاصا مؤثر،
شگفتہ اور جاندار ہے۔

(سلطان احمد اصلاحی)

---

## اپنے معاونین سے

ادارہ کا اکاؤنٹ IDARA-E-TAHQEEQ-O-TASNEEF-E-ISLAMI, ALIGARH
کے نام سے ہے، براہ کرم اپنا چیک یا ڈرافٹ اسی نام سے بھیجیں۔ اس میں کسی لفظ کی کمی بیشی سے زحمت ہوتی ہے
امید ہے آپ کا تعاون ہمیں مستقل حاصل رہے گا۔ (مینیجر)

---

**اعلان** تحقیقات اسلامی کا دوسرا شمارہ۔ اپریل۔ جون ۱۹۸۲ء ادارہ کو مطلوب ہے جو حضرات یہ شمارہ ادارہ کو
ارسال فرمائیں گے ادارہ اس کے بدلہ تازہ شمارہ یا اس کی قیمت مبلغ پانچ روپیہ بھجوادے گا۔